نظـــرات

ربیع الاول کا شمارہ حروف کی دو رنگی اور اپنی دو گونہ اختصاصی جہات کے باعث مشترک اور مخلوط نوعیت کا حامل تھا ۔ اس میں کچھ مضامین «صدی ھجری» کے آئینہ دار تھے تو کچھ «سیرت النبی» کے عکس ریز۔ صوری اعتبار سے اس شمارے میں قدیم و جدید کا حسن امتزاج یوں دیکھا جا سکتا ہے کہ اس میں ایک طرف پرانی مشین کی لیٹر پرنٹنگ ہے تو دوسری طرف نئی مشین کی آفسٹ پرنٹنگ بھی ہے۔ حروف دونوں میں ٹائپ کے ھیں ۔ قارئین نے نوٹ کیا ھوگا کہ نئے ٹائپ کے حروف خوبصورت بھی ھیں اور خوش وضع بھی ۔ ان کے نقوش تیکھے ھیں ، نوک پلک سنوری ھوئی ہے ، خط و خال میں ایک طرح کا بانکپن ہے۔ امید ہے کہ اسے پسند کیا جائے گا ۔ بعض قارئین نے شکایت کی ہے کہ کتابت کو بدل کر ٹائپ میں رسالہ کیوں چھاپا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ نئے ٹائپ کے بعد ان کی شکایت رفع ھو جائے گی اس لئے کہ یہ ٹائپ اس قابل ہے کہ اسے خط نستعلیق کا نعم البدل کہا جائے ۔

دو رنگی کی لفظی مناسبت سے اقبال کا ایک شعر یاد آ گیا ۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ھو جا
سـرا سـر موم ھو یا سنگ ھو جا

کسی حریف ظریف کی رگ ظرافت پھڑک اٹھے تو وہ اس شعر سے محظوظ ھو لے۔ ھـم نے خود ھی اس کی ضیافت طبع کا سامان کر دیا ہے۔ مگر ارباب معنی جانتے ھیں کہ یہ شعر موجودہ صورت حال پر چسپاں نہیں ھوتا ۔ اس کے جواب میں اقبال ھی کے بعض اشعار یاد آتے ھیں جن سے اس کی وضاحت ھو جاتی ہے۔

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

یہ شعر کل یوم ہو فی شان (القرآن) اور تخلقوا باخلاق اللہ (الحدیث) ، سے مستفاد ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اشداء علی الکفار و رحماء بینھم (القرآن) کو اقبال نے شعر کا قالب عطا کیا ہے۔

شکر ہے کہ رفتہ رفتہ پابندی وقت کا عہد بھی پورا ہوتا نظر آ رہا ہے اس مہینے رسالہ قمری حساب سے یکم تاریخ کو شائع ہو گیا۔ اس کے لئے میں ادارے کے پریس منیجر ظفر علی صاحب کا شکر گزار ہوں۔ انھوں نے نہ صرف تعاون کیا بلکہ حائل رکاوٹوں کو دور کرنے میں غیر معمولی جد و جہد سے کام لیا۔ دعا ہے کہ بیچ میں پھر کوئی ناگہانی افتاد نہ پیش آئے جس کے باعث پرانی حالت عود کر آئے۔ ایک ماہنامے کے لئے یہ بات ناقابل تصور ہے کہ وہ وقت پر شائع نہ ہو اور مہینوں لیٹ رہے۔ جنوری ۱۹۸۰ء میں جس وقت میں نے ادارت کی ذمہ داری سنبھالی تھی پرچہ تین ماہ لیٹ تھا۔ ایک سال کی جد و

جہد کے بعد ہم اس قابل ہو سکے کہ مقررہ وقت پر ماہ بماہ رسالہ آنے لگا ۔ فالحمد للہ علی ذالک ۔ اس میں جہاں فکر و نظر کے ماتحت عملے کی فرض شناسی اور احساس ذمہ داری کو دخل ہے وہاں پریس منیجر اور ان کے ماتحت عملے کی بہتر کارکردگی ، مستعدی اور تندھی کا بھی حصہ ہے۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ باہمی تعاون کی مدد سے ہم آئندہ بھی اس اچھی روایت کو جاری رکھ سکیں گے ۔ و باللہ التوفیق ۔

(شرف الدین اصلاحی)

* * * * *

قومی اور ملی تشخص کا پاس کرتے ہوئے فکرونظر انگریزی کیلنڈر کی بجائے عربی تقویم کے مطابق شائع کیا جاتا ہے۔ لیکن انگریزی تاریخوں کے رواج اور چلن کی وجہ سے سہولت کے لئے اس کا ذکر بھی ضروری ہوتا ہے۔ عربی اور انگریزی تاریخوں میں ہر سال جو فرق واقع ہوتا ہے اس کی وجہ سے دن تو کیا مہینوں میں بھی کلی مطابقت نہیں ہوتی۔ ربیع الاول کے فکرونظر پر پہلے حساب سے فروری کا مہینہ درج کیا گیا تھا۔ ربیع الثانی کے فکرونظر پر اس لحاظ سے مارچ کا اندراج ہونا چاہئیے تھا۔ مگر یکم ربیع الثانی کو ۷ فروری ہوگی اس طرح اس مہینے کا بڑا حصہ فروری میں گزرے گا ۔ اس لئے ربیع الثانی کے رسالے پر مارچ کی بجائے فروری کا مہینہ درج کرکے مطابقت پیدا کی گئی ہے۔